Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف ویسٹ بنگال وغیرہ وغیرہ

بنام

رتن بہاری دی ودیگران

تاریخ فیصلہ: 6 اگست، 1993

[ایس۔ سی۔ اگرال اور بی۔ پی۔ جیون ریڈی، جسٹس صاحبان۔]

کارپوریشن آف کلکتہ ایمپلائز (وفات بمعہ سبکدوشی) بینیفٹ ریگولیشنز، 1982:

باب I، ضابطہ 1-یکم اپریل 1977 سے پنشن اسکیم متعارف کرائی گئی-آخری تاریخ کا تعین-چاہے من مانی اور غیر معقول ہو-ضابطوں کی اشاعت کے بعد سبکدوش ہونے والے ملازمین پر اسکیم خود بخود لاگو ہو جاتی ہے-ان ملازمین کو اختیار دیا گیا جو آخری تاریخ کو یا اس کے بعد سبکدوش تھے، لیکن ضابطہ بندی کی اشاعت کی تاریخ سے پہلے——ان ملازمین کو خارج کرنا جو آخری تاریخ سے پہلے سبکدوش ہو چکے تھے-چاہے امتیازی سلوک ہو۔

آئین ہند 1950: آرٹیکل 14 اور 16-ملازمین کے لیے پنشن اسکیم کا تعارف-آخری تاریخ کا تعین-چاہے صوابدیدی اور غیر معقول ہو-آخری تاریخ کے حوالے سے ملازمین کی درجہ بندی-ان لوگوں کو خارج کرنا جو آخری تاریخ سے پہلے سبکدوش تھے-ان لوگوں کو اختیار دیتے ہوئے جو آخری تاریخ کو یا اس کے بعد سبکدوش تھے لیکن پنشن اسکیم متعارف کرانے والے ضابطوں کی اشاعت سے پہلے-چاہے وہ امتیازی ہو۔

اپیلوں میں مدعاعلیہان 1 سے 43 سال 1967 میں یا اس کے بعد لیکن یکم اپریل 1977 سے پہلے کلکتہ میونسپل کارپوریشن کی ملازمت سبکدوش ہوئے۔ سبکدوشی کے بعد، ان میں سے ہر ایک کو اس وقت نافذ قوانین کے مطابق پروویڈنٹ فنڈ اور دیگر اختتامی فائدے ادا کیے گئے۔ اس وقت نافذ قوانین یا ضوابط کے تحت کوئی پنشن فراہم نہیں کی گئی تھی۔ اس کے بعد، مارچ 1978 میں ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ پے کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر، کارپوریشن آف کلکتہ ایمپلائز

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(وفات بمعہ سبکدوشی) بینیفٹ ریگولیشنز، 1982، تیار کیے گئے اور 1982 میں شائع کیے گئے۔ضابطے، جو یکم اپریل 1977 سے نافذ کیے گئے تھے، پنشن اسکیم کے لیے بھی فراہم کیے گئے تھے۔یہ ضابطے خود بخود ان لوگوں پر لاگو ہو گئے تھے جو ضابطوں کی اشاعت کے بعد سبکدوش چکے تھے۔تاہم، ان لوگوں کو اسکیم کے تحت آنے کا اختیار دیا گیا تھا جو یکم اپریل 1977 کو یا اس کے بعد سبکدوش تھے، لیکن ضابطوں کی اشاعت کی تاریخ سے پہلے۔

جواب دہندگان نے عدالت عالیہ سے درخواست کی کہ وہ ان تمام ملازمین پر مذکورہ ضابطوں کا اطلاق کرنے کے لیے رٹ تاکیدی جاری کرے جو یکم اپریل 1977 سے پہلے ہی سبکدوش تھے۔ڈی ایس نکارا و دیگران بنام یونین آف انڈیا، [1983]2 ایس سی آر 165 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے، عدالت عالیہ نے استدعا منظور کرتے ہوئے کہا کہ کارپوریشن کے تمام سبکدوش ملازمین نے ایک ہی درجہ تشکیل دی اور انہیں یکم اپریل 1977 کے حوالے سے دو زمروں میں درجہ بندی کرنا نہ تو معقول تھا اور نہ ہی یہ کسی بھی طرح سے ضابطوں کے مقصد سے متعلق تھا۔

اپیلوں میں، اس عدالت کے سامنے، عدالت عالیہ کے فیصلے کی درستگی کو ریاست اور کارپوریشن نے چیلنج کیا تھا۔یہ پیش کیا گیا کہ جواب دہندگان، جو یکم اپریل 1977 سے پہلے سبکدوش تھے اور جنہوں نے ان کے لیے جائز اختتامی فائدے حاصل کیے تھے، ان لوگوں سے ایک مختلف طبقہ تشکیل دیا جو یکم اپریل 1977 کے بعد سبکدوش تھے اور قواعد و ضوابط کے تحت چل رہے تھے۔ملازم کے دعوے کی جانچ پڑتال کے لیے پے کمیشن کی تعیناتی کا حکم مالی سال 1977-78 میں دیا گیا تھا اور اگرچہ کمیشن نے اپنی رپورٹ بعد میں پیش کی تھی اور اسے کچھ وقت بعد قبول کر لیا گیا تھا، لیکن حکومت نے مالی سال 1977-78 کا پہلا دن طے کرنے میں جواز پیش کیا، جس تاریخ سے مذکورہ ضابطے نافذ کیے جانے تھے۔

جواب دہندگان کی جانب سے اگر یہ پیش کیا گیا کہ ضابطے محض ممکنہ نہیں تھے: انہیں یکم اپریل 1977 کو اور اس سے قبل ماضی سے اثر دیا گیا تھا؛ وہ ملازمین، جو یکم اپریل 1977 کو یا اس کے بعد لیکن ضابطوں کی اشاعت کی تاریخ سے پہلے سبکدوش تھے، جواب دہندگان کے لیے یکساں تھے اور ان سب کو پروویڈنٹ فنڈ اسکیم کے ذریعے چلایا جاتا تھا، لیکن ضابطوں نے ان کے درمیان ایک مصنوعی تاریخ کے حوالے سے ایک امتیاز پیدا کیا۔, یکم اپریل 1977 ؛اور اسی طرح کے ملازمین کے درمیان امتیازی سلوک لایا؛اور یہ کہ ایسا ہی اختیار، جیسا کہ یکم اپریل 1977 کو یا اس کے بعد لیکن ضابطوں کی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اشاعت کی تاریخ سے پہلے سبکدوش ہونے والے ملازمین کو دیا گیا تھا، ان تمام ملازمین کو دیا جانا چاہیے تھا جو یکم اپریل 1977 سے پہلے سبکدوش تھے۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. ریاست یا کارپوریشن، جیسا بھی معاملہ ہو، یکطرفہ طور پر سروس کی شرائط کو تبدیل کرنے کے لیے کھلا ہے۔ ٹرمینل فوائد کے ساتھ ساتھ پنشن کے فوائد سروس کی شرائط تشکیل دیتے ہیں۔ آجر کے پاس تنخواہوں اور/یا تنخواہ کے پیمانے کے ساتھ ساتھ ٹرمینل فوائد/پنشنری فوائد پر نظر ثانی کرنے کا بلاشبہ اختیار ہے۔ اس تاریخ کی وضاحت کرنے کا اختیار جس سے تنخواہ کے پیمانے پر ٹرمینل فوائد/پنشنری فوائد پر نظر ثانی، جیسا بھی معاملہ ہو، نافذ ہوگا، مذکورہ اختیار کا ایک ہم آہنگ ہے۔ جب تک اس طرح کی تاریخ معقول طریقے سے متعین کی جاتی ہے، یعنی اسی طرح کے افراد کے درمیان امتیازی سلوک کیے بغیر، عدالت کی طرف سے اس سلسلے میں کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے۔

ڈی ایس نکارا اور دیگران بنام یونین آف انڈیا، [1983] 2 ایس سی آر 165؛ ممتاز شدہ۔

کرشینا کمار بنام یونین آف انڈیا اینڈ دیگران، [1990] 4 ایس سی سی 207؛ حوالہ دیا گیا۔

1.2. ریاست کا اس تاریخ کی وضاحت کرنے کا اختیار جس سے نافذ ہونے والے ضابطے، یا ترمیم، جیسا بھی معاملہ ہو، نافذ ہونا چاہیے، بلاشبہ ہے۔ ایک تاریخ ممکنہ اور پس منظر دونوں طرح سے متعین کی جاسکتی ہے۔

1.3. یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یکم اپریل 1997 کو اس تاریخ کے طور پر مقرر کرنا جس سے نئے ضابطے نافذ ہونے والے تھے یا تو من مانی یا امتیازی ہے۔ ریاستی حکومت نے ملازمین کے مطالبے کا جائزہ لینے اور اس سلسلے میں ضروری اقدامات کی سفارش کرنے کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا۔ کمیشن کی تشکیل کرنے والے تینوں اراکین بعض تفصیلات میں ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ حکومت نے ان کی سفارشات کا جائزہ لیا اور سال 1981 میں کچھ ترامیم کے ساتھ انہیں قبول کر لیا۔ متعلقہ محکموں کے ذریعے معاملے پر کارروائی کرنے کے بعد، ضابطے 1982 میں جاری اور شائع کیے گئے۔ مذکورہ بالا حالات میں، ریاستی حکومت نے سوچا کہ مذکورہ ضابطوں کو یکم اپریل 1977 کو اور اس سے نافذ کرنا مناسب ہوگا، یعنی اس مالی سال کے پہلے دن جس میں حکومت نے پے کمیشن کا تقرر

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیا تھا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حکومت نے مذکورہ تاریخ متعین کرنے میں غیر معقول طریقے سے کام کیا۔

1.4. یہ کارپوریشن کے اختیار میں تھا کہ وہ قواعد وضوابط کو ممکنہ طور پر یا اس تاریخ سے جس کی وہ وضاحت کر سکتے ہیں، ماضی سے متعلق اثر کے ساتھ نافذ کرے۔ یقیناً، ایسے معاملات میں ریاست من مانی طریقے سے تاریخ کا انتخاب نہیں کر سکتی۔ اسے تمام متعلقہ حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے معقول انداز میں تاریخ مقرر کرنی ہوگی۔ ایک بار ایسا کرنے کے بعد امتیازی سلوک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سشما شرما بنام ریاست راجستھان، [1985] 3 ایس۔ سی۔ آر۔ 243، حوالہ دیا گیا۔

1.5. کوئی قطعی تجویز یہ نہیں کہی جا سکتی کہ کسی بھی تبدیلی کو نافذ کرتے ہوئے، سبکدوشی فوائد سے متعلق سروس کی شرائط میں، اس طرح کی تبدیلی کے نافذ ہونے کی کوئی تاریخ متعین نہیں کی جا سکتی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3472-73، سال 1991۔

کلکتہ عدالت عالیہ میں F.M.A.T نمبر 2347، سال 1987 کے 18.4.1988 کے فیصلے اور حکم سے

سی اے نمبر، 3472 سال 1991 میں اپیلوں کے لیے ڈی این مکھرجی اور دلیپ سنہا۔

سی۔ اے نمبر 3473، سال 1991 میں اپیلوں کے لیے ایس۔ بی۔ سنیل، ایس۔ کے۔ جین اور سدھانشو اتریہ۔

جواب دہندگان کے لیے پی پی راؤ، راج کمار گپتا اور پی سی کپور۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ بی۔ پی۔ جیون ریڈی، جسٹس نے سنایا۔

ان دونوں اپیلوں کو بالترتیب ریاست مغربی بنگال اور کلکتہ میونسپل کارپوریشن نے کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کے خلاف ترجیح دی ہے جس میں کلکتہ میونسپل کارپوریشن (F.M.A.T. نمبر 2347، سال 1987) کی طرف سے رٹ پٹیشن کی اجازت دینے والے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

واحد جج کے فیصلے کے خلاف اپیل کو مسترد کیا گیا تھا۔رٹ پٹیشن مدعاعلیہان کی طرف سے ریاست مغربی بنگال اور میونسپل کارپوریشن کو حکم دیتے ہوئے رٹ تاکیدی جاری کرنے کے لیے دائر کی گئی تھی تاکہ کارپوریشن آف کلکتہ ایمپلائز (وفات بمعہ سبکدوشی) بینیفٹ ریگولیشنز، 1982 کے تحت پنشن کا فائدہ ان تک بڑھایا جاسکے۔اس ریگولیشن کے چیپٹر-1 کے ریگولیشن-1 میں مخصوص تاریخ، یکم اپریل 1977 کو غیر مستحکم اور کالعدم قرار دیا گیا تھا۔جیسا کہ درخواست کی گئی تھی ایک مینڈمس دیا گیا، جس کی ڈویژن بنچ کی اپیل پر تصدیق کی گئی۔

دونوں اپیلوں میں جواب دہندگان 1 سے 43 (رٹ درخواست گزار) کلکتہ میونسپل کارپوریشن کے ملازمین تھے۔وہ سال 1967 میں یا اس کے بعد لیکن یکم اپریل 1977 سے پہلے کارپوریشن سروس سبکدوش ہوئے۔سبکدوشی پر، ہر ایک رٹ درخواست گزار کو اس وقت نافذ قوانین کے مطابق پروویڈنٹ فنڈ ادا کیا جاتا تھا۔چونکہ اس وقت کے قواعد وضوابط کے تحت کوئی پنشن فراہم نہیں کی گئی تھی، اس لیے ظاہر ہے کہ انہوں نے کوئی دعوی نہیں کیا اور نہ ہی انہیں کوئی پنشن دی گئی تھی۔جو بھی اختتامی فائدے ان کے لیے قابل ادائیگی تھے وہ ادا کیے جاتے تھے۔

کارپوریشن کے ملازمین کے پنشن کی ادائیگی کے مطالبے کی بنیاد پر، حکومت مغربی بنگال نے مارچ 1978 میں مذکورہ دعوے کی جانچ پڑتال اور ان کی سفارش کرنے کے لیے ایک پے کمیشن مقرر کیا۔کمیشن تین ارکان پر مشتمل تھا۔اس نے 27 ستمبر 1979 کو اپنی رپورٹ پیش کی۔تینوں اراکین نے تین مختلف رپورٹیں پیش کیں، جو بعض تفصیلات میں ایک دوسرے سے مختلف تھیں۔مذکورہ رپورٹوں کا حکومت نے جائزہ لیا اور 27 اپریل 1981 کو کچھ ترامیم کے ساتھ انہیں قبول کر لیا گیا۔مذکورہ قبولیت کی بنیاد پر، مذکورہ بالا ضابطے بنائے گئے اور 1982 میں شائع کیے گئے۔یہ ضابطے یکم اپریل 1977 سے نافذ العمل تھے۔ضابطوں میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یکم اپریل 1977 کو یا اس کے بعد سبکدوش ہونے والا ہر ملازم پنشن اسکیم کے تحت آنے کے لیے مقرر کردہ وقت کے اندر مقرر کردہ پروفارما میں رائے کا استعمال کر سکتا ہے۔جہاں تک مذکورہ ضابطوں کی اشاعت کے بعد سبکدوش ہونے والے افراد کا تعلق ہے، وہ خود بخود مذکورہ ضابطوں (پنشن اسکیم) کے زیر انتظام تھے؛ ان کے معاملے میں کسی آپشن کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ضابطوں کو اسی کے مطابق نافذ کیا گیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رٹ درخواست گزاروں (ان اپیلوں میں جواب دہندگان 1 سے 43) نے سال 1985 میں کلکتہ کی عدالت عالیہ سے رجوع کیا تاکہ ان تمام ملازمین پر مذکورہ ضابطوں کو لاگو کرنے کے لیے رٹ تاکیدی جاری کی جاسکے جو یکم اپریل 1977 سے پہلے ہی سبکدوش تھے۔ استدعا اسی طرح ادا کی گئی جس طرح دعا کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے بنیادی طور پر ڈی ایس نکارا ودیگران بنام یونین آف انڈیا، [1983]2 ایس سی آر 165 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا ہے۔ عدالت عالیہ کی رائے تھی کہ کارپوریشن کے تمام سبکدوش ملازمین نے ایک ہی کلاس تشکیل دی اور یکم اپریل 1977 کے حوالے سے انہیں دو زمروں میں درجہ بندی کرنا نہ تو معقول ہے اور نہ ہی یہ کسی بھی طرح سے ضابطوں کے مقصد سے متعلق ہے۔ ان اپیلوں میں مذکورہ نظریہ کی درستگی کو چیلنج کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل، ایس/شری ایس بی سنیل اور ڈی این مکھرجی نے کرشینا کمار بنام یونین آف انڈیا و دیگران، [1990]4 ایس سی سی 207، آئینی بنچ کے فیصلے میں اس عدالت کے بعد کے فیصلے پر سختی سے انحصار کیا۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ 1982 کے ضابطہ بندی کے ذریعے فراہم کردہ پنشن اسکیم کے نافذ ہونے کی تاریخ کے طور پر یکم اپریل 1977 کی تصریح نہ تو من مانی تھی اور نہ ہی امتیازی تھی۔ وہ رٹ درخواست گزار جو یکم اپریل 1977 سے پہلے سبکدوش تھے اور جنہوں نے ان کے لیے جائز اختتامی فائدے حاصل کیے تھے، ان لوگوں سے ایک مختلف طبقہ تشکیل دیا جو یکم اپریل 1977 کے بعد سبکدوش تھے اور ضابطوں کے تحت چل رہے تھے۔ وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ کا یہ مؤقف درست نہیں تھا کہ حکومت اور کارپوریشن نے یکم اپریل 1977 کو اس تاریخ کے طور پر متعین کرنے کی وجوہات کی تسلی بخش وضاحت نہیں کی ہے جس سے ضابطے نافذ کیے گئے تھے۔ انہوں نے پیش کیا کہ پنشن کی گرانٹ کے لیے ملازمین کی نمائندگی کا اعادہ سال 1977 میں کیا گیا تھا اور ان کے دعوے کی جانچ پڑتال کے لیے پے کمیشن کے تعیناتی حکم بھی مالی سال 1977-78 میں دیا گیا تھا۔ اگرچہ کمیشن نے بعد میں اپنی رپورٹ پیش کی اور اسے کچھ عرصے بعد قبول کر لیا گیا، لیکن حکومت نے مالی سال کے پہلے دن کو اس تاریخ کے طور پر طے کرنا جائز قرار دیا جس سے مذکورہ ضابطوں کو نافذ کیا جانا تھا۔

جواب دہندگان 1 سے 43 کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل سری پی پی راؤ نے نہ صرف نکارا کے اصول پر انحصار کیا بلکہ کرشنا کمار کے فیصلے میں فرق کرنے کی بھی کوشش کی۔ انہوں نے پیش کیا کہ ضابطے محض ممکنہ نہیں تھے؛ انہیں یکم اپریل 1977 کو اور اس کے بعد سے پس منظر اثر دیا گیا

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھا۔ وہ ملازمین جو یکم اپریل 1977 کو یا اس کے بعد سبکدوش لیکن ضابطوں کی اشاعت کی تاریخ سے پہلے رٹ درخواست گزاروں کی طرح واقع تھے۔ ان سب کو پروویڈنٹ فنڈ اسکیم کے ذریعے چلایا جاتا تھا۔ لیکن ضابطوں نے ایک مصنوعی تاریخ کے حوالے سے ان کے درمیان فرق پیدا کیا۔ یکم اپریل 1977۔ وہ لوگ جو مذکورہ تاریخ سے پہلے سبکدوش تھے انہیں پنشن اسکیم کے فائدے کے لیے نااہل قرار دیا گیا تھا جبکہ وہ لوگ جو مذکورہ تاریخ کو یا اس کے بعد سبکدوش تھے انہیں اہل قرار دیا گیا تھا۔ جیسا کہ یکم اپریل 1977 کو یا اس کے بعد لیکن ضابطوں کی اشاعت کی تاریخ سے پہلے سبکدوش ہونے والے ملازمین کو دیا گیا ہے، اسی طرح کا اختیار ان تمام ملازمین کو دیا جانا چاہیے تھا جو یکم اپریل 1977 سے پہلے سبکدوش تھے لیکن مذکورہ تاریخ کو زندہ تھے۔ چونکہ ایسا نہیں کیا گیا تھا، لہذا اپیل گزاروں کو یکم اپریل 1977 سے پہلے سبکدوش ہونے والے ملازمین کے ساتھ امتیازی سلوک کا مرتکب ہونا چاہیے۔

ہماری رائے میں، نکارا کے اصول کا اس معاملے کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ نکارا میں بیان کردہ عین اصول کی وضاحت کرشنا کمار میں ایک مربوط بنچ نے کی ہے۔ اس کے بعد تفویض کی جانے والی وجوہات کی بنا پر، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یکم اپریل 1977 کو اس تاریخ کے طور پر مقرر کرنا جس سے نئے ضابطے نافذ ہونے والے تھے، یا تو من مانی یا امتیازی ہے۔ اب، یہ ریاست یا کارپوریشن کے لیے کھلا ہے، جیسا کہ معاملہ ہو، خدمت کی شرائط کو یکطرفہ طور پر تبدیل کرنے کے لیے۔ ٹرمینل فوائد کے ساتھ ساتھ پنشن کے فوائد سروس کی شرائط تشکیل دیتے ہیں۔ آجر کے پاس تنخواہوں اور/یا تنخواہ کے پیمانے کے ساتھ ساتھ ٹرمینل فوائد/پنشنری فوائد پر نظر ثانی کرنے کا بلا شبہ اختیار ہے۔ اس تاریخ کی وضاحت کرنے کا اختیار جس سے تنخواہ کے پیمانے یا ٹرمینل فوائد/پنشنری فوائد، جیسا بھی معاملہ ہو، پر نظر ثانی نافذ ہو گی، مذکورہ اختیار کے مطابق ہے۔ جب تک اس طرح کی تاریخ معقول طریقے سے متعین کی جاتی ہے، یعنی، اسی طرح کے افراد کے درمیان امتیازی سلوک کیے بغیر، عدالت کی طرف سے اس سلسلے میں کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ کارپوریشن میں 1914 سے پہلے پنشن اسکیم نافذ تھی۔ بعد میں ایسا لگتا ہے کہ اس اسکیم کو ترک کر دیا گیا ہے اور پروویڈنٹ فنڈ اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔ پروویڈنٹ فنڈ اسکیم کے تحت ملازمین کی تنخواہ سے ہر ماہ ایک مخصوص رقم کاٹ کر فنڈ میں جمع کی جاتی تھی۔ آجر کی طرف سے ایک مساوی رقم کا تعاون کیا گیا جو بھی فنڈ میں جمع کی گئی۔ فنڈ میں ملازم کے کریڈٹ کی کل رقم اسے اس کی سبکدوشی کی تاریخ کو ادا کی گئی تھی۔ تاہم ملازمین پنشن اسکیم متعارف کرانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ یہ مطالبہ 1977 میں قبول

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شدہ سالوں پر گر گیا، اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اسی سال اس ریاست میں لیفٹ فرنٹ کی حکومت اقتدار میں آئی، جیسا کہ رٹ درخواست گزاروں نے تجویز کیا تھا۔ ریاستی حکومت نے مذکورہ مطالبے کی جانچ پڑتال کرنے اور اس سلسلے میں ضروری اقدامات کی سفارش کرنے کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا۔ کمیشن کی تشکیل کرنے والے تینوں اراکین بعض تفصیلات میں ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ حکومت نے ان کی سفارشات کا جائزہ لیا اور سال 1981 میں کچھ ترامیم کے ساتھ انہیں قبول کر لیا۔ متعلقہ محکموں کے ذریعے معاملے پر کارروائی کرنے کے بعد، ضابطے 1982 میں جاری اور شائع کیے گئے۔ مذکورہ بالا حالات میں، ریاستی حکومت نے سوچا کہ مذکورہ ضابطوں کو یکم اپریل 1977 کو اور اس سے نافذ کرنا مناسب ہوگا، یعنی اس مالی سال کے پہلے دن جس میں حکومت نے پے کمیشن کا تقرر کیا تھا- ایک ایسی حقیقت جس سے کارپوریشن کے ملازمین ناواقف نہیں ہو سکتے تھے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ حکومت نے مذکورہ تاریخ متعین کرنے میں غیر معقول طریقے سے کام کیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ وہ سال تھا جس میں اس ریاست میں لیفٹ فرنٹ اقتدار میں آیا تھا، لیکن یہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے دائر کیے گئے اپنے جوابی حلف نامے میں ریاست کی طرف سے تفویض کردہ مذکورہ بالا وجوہات کے جواز سے ہٹتا نہیں ہے۔ ہم عدالتِ عالیہ کی اس رائے سے متفق نہیں ہیں کہ ریاستی حکومت کی طرف سے دی گئی وجوہات نہ تو متعلقہ ہیں اور نہ ہی قابل قبول ہیں۔

اس تناظر میں، یہ یاد رکھا جا سکتا ہے کہ ریاست کا اس تاریخ کی وضاحت کرنے کا اختیار جس سے نافذ ہونے والے ضابطے، یا ترمیم، جیسا بھی معاملہ ہو، نافذ ہوں گے، بلاشبہ ہے۔ ایک تاریخ ممکنہ اور پس منظر دونوں طرح سے متعین کی جا سکتی ہے۔ واحد سوال یہ ہے کہ کیا تاریخ کا نسخۂ ادویات غیر معقول ہے یا امتیازی ہے۔ چونکہ ہم نے پایا ہے کہ اس معاملے میں تاریخ کا نسخۂ ادویات نہ تو من مانی ہے اور نہ ہی غیر معقول، شکایت یا امتیازی سلوک کو ناکام ہونا چاہیے۔

اب سری پی پی راؤ کی اس دلیل پر آتے ہیں کہ ضابطے اسی طرح کے ملازمین کے درمیان غیر معقول درجہ بندی لاتے ہیں، ہمیں یہ کہنا چاہیے کہ ہم اس سے متاثر نہیں ہیں۔ یہ پیش نہیں کیا گیا ہے کہ کارپوریشن کے پاس ضابطوں کو پس منظر اثر دینے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ یہ کارپوریشن کے اختیار میں تھا کہ وہ قواعد و ضوابط کو ممکنہ طور پر یا اس تاریخ سے جس کی وہ وضاحت کر سکتے ہیں، ماضی سے متعلق اثر کے ساتھ نافذ کرے۔ یقیناً، جیسا کہ اس عدالت نے بار بار کہا ہے، ایسے معاملات میں ریاست، جیسا کہ بیان محاورہ ہوتا ہے، اپنی ٹوپی میں سے تاریخ کا انتخاب نہیں کر سکتی۔ اسے تمام متعلقہ

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے معقول انداز میں تاریخ مقرر کرنی ہوگی۔ ایک بار ایسا کرنے کے بعد امتیازی سلوک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں سشما شرما بنام ریاست راجستھان، [1985] 3 ایس سی آر 243 میں اس عدالت کے فیصلے کا بھی حوالہ دیا جا سکتا ہے، جو ای ایس وینکٹارامیا اور سبیاساچی مکھرجی، جسٹس صاحبان پر مشتمل ڈویژن بنچ کا فیصلہ ہے۔

جیسا کہ کرشنا کمار میں صحیح طور پر اشارہ کیا گیا ہے، نکارا ایک ایسا معاملہ تھا جہاں ایک مصنوعی تاریخ متعین کی گئی تھی جس میں سبکدوش افراد کی درجہ بندی کی گئی تھی، جو ایک ہی قواعد کے تحت چلتی ہے اور اسی طرح واقع ہے، دو مختلف طبقات میں، ایسے ہی ایک طبقے کو لبرلائزڈ پنشن رولز کے فائدے سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اس معاملے میں یہ پایا گیا کہ تاریخ کی تصریح (جس سے آزاد قوانین نافذ ہونے والے تھے) من مانی تھی۔ جبکہ اس معاملے میں یکم اپریل 1977 سے پہلے سبکدوش ہونے والے ملازمین اور اس کے بعد سبکدوش ہونے والے ملازمین مختلف اصولوں کے تحت ہوتے تھے۔ اس کے برعکس دلیل کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ حکومت کسی خاص تاریخ سے سبکدوشی فوائد سے متعلق ملازمت کی شرائط کو کبھی تبدیل نہیں کر سکتی۔ ایسی کوئی مطلق تجویز نہیں کہی جا سکتی کہ اس طرح کی کسی تبدیلی کو نافذ کرتے ہوئے، اس طرح کی تبدیلی کے نافذ ہونے کی کوئی تاریخ متعین نہیں کی جا سکتی۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ایک تاریخ مقرر کی جا سکتی ہے لیکن ایسی تاریخ اس طرح سے نہیں کھینچی جانی چاہیے کہ اسی طرح کے افراد کے درمیان امتیازی سلوک ہو یعنی آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہو۔ اس پہلو کو کرشنا کمار میں تفصیل سے پیش کیا گیا ہے اور اس کی وضاحت کی گئی ہے اور ہم اسے دہرانا ضروری نہیں سمجھتے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے، اسکالر سنگل جج کے فیصلے اور احکامات کے ساتھ ساتھ اپیل کے تحت کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کو بھی کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ تاہم، یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کسی بھی رٹ درخواست گزار کو کلکتہ عدالت عالیہ کے فاضل سنگل جج یا ڈویژن بینچ کے فیصلے کے مطابق 1982 کے ضابطوں کا فائدہ دیا گیا ہے، تو انہیں رقم واپس کرنے کے لیے نہیں بلایا جائے گا۔ دوسرے لفظوں میں، جب کہ ان سے کوئی وصولی نہیں کی جانی چاہیے، وہ پنشن کے فوائد یا پراویڈنٹ فنڈ اسکیم کے فوائد کی وجہ سے کسی بھی رقم کا دعوی کرنے کے بھی حقدار نہیں ہوں گے۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔